محکم لائبریری

مثنوی محمدی

164

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۳ | مورخہ ۲۵ شہر المحرم الحرام ۱۲۹۰ ہجری روز سہ شنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی موحد | محمد رسول اللہ

الحمد خالق و نعت رسول — کہلائے تقریر موحد کے ہین پھول
لکھنؤ سے اک تماشہ جو کا — یعنے پرچہ یادری سمور کا
نکلے ہے دو مرتبہ ہر ماہ مین — خار کی مانند خفگی راہ مین
نام رکھا شمس ہے اخبار کا — نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا
تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا
افترا بہتان و الزام قبیح — سرور عالم پہ دہریتے ہین صریح
اور خصوصًا ہین جو کالے یادری — تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری
سو قیو نکیسطرح سے بے نام و ننگ — جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ
کرکے تحریف سخن مین ہیل ہیل — روغن سیر کو کہتے ہین ہلیل
الامان الصیانع چرخ کہن — مات بگری نیلکا ہی چوشزن
دین چغہ لینے ہین ہم استوار — ہین دا و جان سے محمد پر نثار
دافع ظلمت ہی یہان نام خدا — نور منشور محمد مصطفےٰ
سید کونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین

مسلمان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

سارے نبیون سے دل انیا صاف ہی — بدزبانی شیوہ اجلاف ہی
خود رو یمین گوخر عیسا ہی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق
مذہب احمد ہی توحید احد — شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد
قال حق ہی قل ہو اللہ احد — باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد
بی پدر فرزند پیدا و کند — طفل را در مہد او گویا کند
آدم و حوا کے کب ماں باپ تھے — قدرت خالق سے تھے پیدا ہوئے
وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکہ متبنیٰ ہو گیا
اک خدا کو تین مین کرنا حلول — ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول
خوف خالق سے درد ای مشرکو — اک خدا کو تین تیرا مت کرو
دعوت تثلیث مین رکھا ہی کیا — ہین فقط وہ اک چتوری مبتلا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہو دین — دین حق سے انکو بہرہ ہی نہین
مرغ و نان و سیم و زر ہی میز پر — سر بطی ہو رہی ہے تنور پر
عیش دنیا ہی مگر خواب خیال — ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال

چاہتے ہو گر نجاتِ آخروی | دین احمد کی کرو تم پیروی
چھوڑ دو ہٹ دھرمی مسیحی بھائیو | بحث ناحق منکرو کلمہ تر ہو

بقیہ خط سید نصیر علیصاحب

اور تیرے نام سے دیوؤن کو نکالا اور تیرے
نام سے کرامتین نہین دکھائین ۲۳ آیت اوسوقت
مین اون سے کہونگا کہ مین کبھی تم سے واقف نہین تھا
ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو اتھی پس ان
درسون سے معلوم ہوا کہ اون جھوٹے نبیون مین جنکا
ذکر درس ۱۵ مین ہے یہ علامتین ہونگی مسیح کے نام سے
نبوت (یعنی منادی کرنا) اور مسیح کے نام سے بھوت وغیرہ کا
اوتارنا اور مسیح کے نام سے کرامتین دکھانا اور مسیح کو خداوند
خداوند کہنا اب تو آپکو ثابت ہوگیا کہ یہ پیشین گوئی مسیح کی
آپ اور آپکے مددگارون اور خاص آپکے مددگارون کے
پیشوائون کے حق مین ہے جو مسیح کے نام سے نبوت
(یعنی منادی) کرتے تھے اور مسیح کے نام سے کرامتین
دکھاتے تھے اور مسیح کے نام سے بھوت اوتارتے تھے اور
مسیح کو خداوند بتاتے تھے نہ اون پر گزیدہ خدا کے حق مین
جسکی بابت لکھا ہے دیکھ مین اپنا رسول تیرے آگے
بھیجتا ہون متی ۱۱ باب درس ۱۰ کہ اوس سید المرسلین
فخر الاولین والآخرین شفیع المذنبین نے تو تاریکی
تثلیث کو جو سراسر شقاوت وضلالت ہی اور بباعث
اون کاذبون کے جنکا ذکر درس ۱۵ باب مذکور سے
۲۳ تک ہے دنیا مین پھیل گئے تھے بالکل ایماندارون

کے دلون سے مٹا دیا اور شاہ راہ توحید کو سچے مومنون
کی راہ اور نجات کا راستہ ہی بتایا صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم اور یہہ جو آپ تحریر فرماتے ہین کہ اوس پیشین
گوئی مین تین باتین ہین جو اوس جھوٹے نبی مین
ہونگی اس سے بالکل آپ اور آپ کے مددگارون کی
لیاقت ظاہر ہوگئی کیون نہو مصرع وزیر جنہین شہر یار
چنان ۔ بھلا بھلا یہ کوئی بات ہی یا بالکل خرافات ہی
کہ اول کذب کیا یہ جھوٹے کی الگ صفت ہی کیا آپکے
ہان جھوٹے کو کاذب نہین کہتے دوسرے لباس بھیڑ کے
یہ بھی آپکی جہالت ہے کہان ہر گز لباس مراد نہین ہے
جیسا کہ اگلے آیتون سے سمجھا جاتا ہے آیت ۱۶ تم
اونہین انکے پھلون سے پہچانون گے کیا کانٹون سے
انگور اور اونٹ کٹارون سے انجیر توڑتے ہین ۱۷ اسی
اچھا درخت اچھے پھل لاتا ہے اور برا درخت برے
پھل لاتا ہے انتہے اگر لباس ظاہر مراد ہوتا تو یون
فرماتے کہ تم اونہین اونکے لباسون سے پہچانونگے
مینہہ کو اونکے پھلون (یعنے اعمالون سے) اور لباس
ظاہر مراد لینے مین یہ تشبیہ بھی کہ ہر اچھا درخت اچھے
پھل الخ بالکل لغو ہوتی ہے اور جب لباس بھیڑ سے
لباس ظاہر آپ مراد لیتے ہین تو خصلت گرگ کے
بھی ظاہری معنی کئے ہوتے تیسرے خصلت گرگ
الخ یہ بھی آپکی جہالت ہے اسکے معنی یہ ہین گو وہ کو
ظاہر مین عیسائی ہونگے اور مسیح کو خداوند خداوند

نہین گے لیکن منافق ہون گے اور تمہارے دین کی خرابی
کا باعث اور اسی واسطے حضرت نے اونہین کانٹے دار
درخت سے تشبیہ دیا اگر آپ پہلے کوئی تفسیر دیکھہ لیتے تو
کبھی ایسی غلطی مین نہ پڑتے آپ نے اپنا مضمون کر سچون
کو دیکھایا یا ہندوستانی پادری کو اگر کسی یورپین
پادری کو دکھا دیا ہوتا تو وہ آپ کو دھوکے مین نہ رکھتے
اور مین نے یہہ بھی ایک بڑے معتبر عیسائی سے سنا ہے
کہ آپنے بعد نماز گرجا کے اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہا کے
اپنا مضمون بعضر لوگون لاقیون کو سنایا تہا اس سے
معلوم ہوا کہ بعد اصلاح کے اپکا مضمون چھپتا ہے قولہ
ظاہر ہے کہ آنحضرت کمبل پوش تھے اور وہ کمبل بہیڑ کی
پشم سے تیار ہوتا ہے پس بھیڑون کا بہیس اور رہنے
والے مین ثابت ہوتا ہے اقول خود غلط املا غلط
انشا غلط اول تو یہ ثابت کیجئے کہ آنحضرت کمبل پوش
تھے دوسرے یہ ثابت کیجئے کہ باوجود وہان رواج ہونے
اونٹ کے پشم کے وہ کمبل بھیڑ کی پشم کا تھا بعد ثبوت
ان باتون کے ہماری طرف سے یہ جواب ہے کہ اگر
لباس پشم یا لباس کمبل تمہارے یا تمہارے مددگارون
کے نزدیک نشان جھوٹے نبی کا ہے تو حضرت الیاس
اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام وغیرہا
پیغمبران خدا کہ بعض تو امتین سے صرف پشم ہی کا
لباس اور رہتے تھے اور بعض مخصوص بہ کمبل تھے ضرور
آپ اور آپکے مددگارانکو جھوٹا نبی جانتے ہون گے

ظاہر مین تمہی اہل اسلام کی بنا کے دلکے آبلے پھوڑتے ہو
؎ زدی آتش بی یک شیر ظالم میستانی را ؛ غرض دل
بود بیجا سوختی ہر ستخوانی را ؛ قولہ دوسرے جہاد آنحضرت نے خلاف کل انبیاء متقدمین و متاخرین کے
کئے اقول ہمتو آپ کی نسبت الحاد کا گمان رکھتے تہے
مگر آپ تو انبیاء متاخرین کے پیرو نکلے لیکن معلوم نہین
کہ آپکے نزدیک انبیاء متاخرین کون ہین اور آپ
متاخرین مین سے کس کس نبی کو مانتے ہین جب مجھسے
حال بتائیگا جواب دیا جائیگا اور اگر انبیاء متاخرین سے
شاید آپکی مراد پیشوائے پروٹسٹنٹ ہین تو اون حضرات
نے غیر قومون سے تو ایک طرف کا تو لیکون سے بہی جہاد
کو جائز جانا چنانچہ الیزابتہہ کے عہد مین دو سو چار
آدمی محض کاتولیک کے ایمان کا اقرار کرنے کیواسطے سے
مارڈالے گئے منجملہ جنکے ایکسو چار پادری تھے تین شریف
بی بیان اور باقی معزز لوگ اور افسر تھے دیکھو مراۃ
الصدق صفحہ ۵۵ ڈاکٹر برج ماسٹر ہمکو بارہ سے آدمیون
کے نام بتلایا تھا جو اپنے مذہب کیواسطے قتل کئے گئے
صفحہ ۹۵ کتاب مذکور اور اسیطرح اس کتاب مین لاکہون
آدمیون کا ذکر ہے جو مذہب کے لئے قتل ہوے اور نہایت
سختی کے ساتہ مارے جاتے تھے سولی پر کھینچے جاتے تہے
گردن سے لٹکائے جاتے تہے اور زندہ ٹکڑے ٹکڑے
کئے جاتے تھے انکے انتڑیان جیتے جی نکلوائی جاتی تہین
اور انکے روبرو جلوائی جاتی تہین اور اسکے بعد اون کے

سر کٹوائے جاتے تھے اور اون کے بدن چار پارہ کئے جاتے
تھے صفحہ مذکور و صفحہ الہم کتاب مذکور مین ہے کہ پرشنٹ
کی ابتدا مین چھ سو پینتالیس خانقاہین نوے مدرسے دو ہزار
تین سو چھتر عبادت گاہین اور مرفع التعلم گرز (یعنی کرجا)
اور ایکسو دس شفاخانہ مالکان جائداد سے چھین لگئین
اور یا تو کم قیمت سے فروخت کر دئے گئے اور یا مصاحبون
نے آپس مین تقسیم کر لئے اور ہزارون غریب کمبخت خانمان سے
محروم ہوکے ننگے برہنہ دروازے کے باہر نکالدئے گئے
اور انبیاء متقدمین کے توجہاد بالکل خلاف ہین کیونکہ
عہد عتیق مین یہ حکم اسقدر شایع اور ذایع تھا کہ جسکی
تفصیل کے لئے ایک دفتر طویل الذیل درکار ہے یہان
چند مقامون کے حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے کتاب ۱ پیدایش
باب ۱۴ درس ۱۴-۱۶ کتاب ۲ خروج باب ۱۷ درس ۸
۱۴ کتاب ۳ مذکور باب ۲۳ درس ۲۳-۲۴ کتاب ۴
مذکور باب ۳۴ درس ۲-۳ کتاب ۵ عدد باب ۳۱
درس ۱۸ کتاب ۶ استثنا باب ۲ درس ۱-۵ کتاب ۷
استثنا باب ۳ درس ۱-۵ کتاب مذکور باب ۷ اور درس ۲
اور سوا اسکے عہد عتیق مین اسکے شواہد لاتعد و لاتحصی ہین
منشاء تخلیر رجع الیہا اور جناب آپکے رسول پولوس نے
اس جہاد عہد عتیق کو عین نیکی اور ایمانداری بتایا ہے
دیکھو نامہ عبرانیان باب ۱۱ درس ۳۲-۳۴ اب اور کیا
کہون فرصت نہین کہ گدعون اور برق اور سمسون اور
افتاح اور داؤد اور شموئیل اور نبیون کا احوال بیان

کرون ۱۱۳ کہ اونہون نے ایمان کے وسیلے بادشاہون کو
جیت لیا الخ ۱۱۴ آگ کی تیزی کو بجھایا تلوار کی دھار
سے بچ نکلے کمزوری مین زور آور ہوے لڑائی مین بہادر
بنے غیرون کی فوجون کو ہٹا دیا اب باوجود ان تصریحات
مفصلہ بالا کے آپ کی جہالت ہے کہ خلاف انبیا بتلاتے
ہو اپنے گھر کا حال کیون کہلواتے ہو قولہ البتہ کلام خدا کے
دیکھنے والے ہرگز چشم پوشی نفرماوینگے وہ صاف کہینگے
کہ پیشین گوئی مسیح کی محمد صاحب پر صادق آئے اقول
آپکے مفسرین نے تو مین جانتا ہون کلام خدا دیکھا ہوگا
مگر انہون نے تو صاف کہدیا کہ پیش گوئی مسیح کی
عیسائیون کے حق مین ہے جو بظاہر عیسائی ہون اور
بباطن خودرائے مگر ہمنے تو کلام خدا ہی سے ثابت
کر دیا کہ یہہ پیش گوئی مسیح کی آپ اور آپکے مددگار اور
مددگارون کے پیشواؤن کے حق مین ہے البتہ کلام
خدا کے بلا تعصب دیکھنے والے ہرگز چشم پوشی نفرماوینگے
وہ صاف کہدینگے کہ کلام خدا سے یہہ ہی ثابت ہوتا ہے
کہ پیشین گوئی مسیح کی آپ اور آپ کے مددگار اور
مددگارون کے پیشواؤن کے حق مین ہے قولہ تیرے
یہ لفظ کذب کا الخ اب تو یہ کذب آپ اور آپکے مددگارون
کا ثابت ہوا اقول کلام خدا عہد عتیق اور عہد جدید کے
دیکھنے والے بلا تعصب کہہ سکتے ہین کہ تعلیم محمدی سراسر
لغو اور باطل ہے اقول یہہ ملحدون کا سا کلام ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ کلام خدا قرآن مجید کے دیکھنے والے

بالا تصفیہ کہہ سکتے ہین کہ تعلیم عہد جدید کے سراسر لغو اور
باطل ہے کیون کہ اصل تعلیم وہ ہے جسپر مدار نجات ہو اور
وہ تعلیم جسپر مدار نجات ہو عہد جدید مین آپکے نزدیک
یہ ہے کہ خدا مریم کے پیٹ مین آیا اور ایام مسہودہ تک
دون حیض کہایا اور بعد پیدا ہونیکے تین تیس برس
یہودیون خوف کا مارا گاؤن گاؤن بھاگا بھاگا پھرا
اور کچھ نہو سکا آخر کار پکڑا گیا اور پھر خدائیگو بھول گیا
ایلی ایلی لما سبقتنی کہنے لگا اور روتا بلکتا چیختا چلاتا
صلیب پر کھینچا گیا اور مر گیا اور ملعون ہوا جہنم مین گیا جیسا
کہ آپکا عقیدہ ہے کہ اگر اس خرافات پر ایمان نہو تو عہد
جدید کے موافق نجات ممکن نہین اب کلام خدا کے دیکھنے
والے صاف کہدین گے کہ یہہ تعلیم سراسر لغو اور باطل ہے
اور اگر آپکے دل کی کلی اب بھی نہین کھلی تو جواب الجواب
مین تشریح کیجائیگی باقی آیندہ۔

مسیح کی انسانیت

فقیر سرمد میرزا موحد اپنے کرمفرما صاحب اثیر منشور
خمدی کی خدمت مبارک مین گزارش کرتا ہے کہ شمس الاخبار
نمبر ۲ مین ایک مضمون مسیح کی الوہیت کا میری نظر سے
گذرا تو اوسکے مطالعہ سے کمال تعجب اور افسوس پیدا ہوا
کہ ایسا کیا سبب ہے کیونکہ اناجیل مین جابجا مسیح کی
انسانیت کا حال مکمل ہوا موجود ہے اور وہ خود اپنی
زبان مبارک سے اپنے تئین انسان کہنا فرماتے ہین
اور پادری صاحب منتظر جواب اوسکا نہین الوہیت مین
داخل کرتے ہین اس لئے اس تحریر سے ہمارا مطلب یہی
ہے کہ یہہ کیا ماجرا ہے اور یہ کیا بھید ہے اور یہ کیسی بحث
ہے کیا معنی بہت سے آیات انجیل شریف مین اونکی
انسانیت پر دلالت کرتے ہین اسی باعث ہم اون
آیات کو لکھکر حضرات پادری صاحبان سے اونکا
مطلب اور صداقت استفسار کیا چاہتے ہین کہ آیا یہ آیات
مسیح کی انسان ہونے پر صادق آتے ہین کہ نہین
بالفرض اگر نہین ہین تو موافق تحریر انجیل کے جیسا
پر کون سا انسان کھینچا گیا ہے اور ایلی ایلی لما سبقتنی
کہنے پکارا ہے اور چلاکے کس نے جان دی ہے کیونکہ
خدا تعالیٰ حسب نوشتہ انجیل مقدس کے لایموت ہے
ازلی و ابدی اور لاتبدیل ہے کیا الوہیت مین یہہ بھی
خاصیت اور وصف ہے کہ وہ مرجائے اور فنا ہو اور
چلاکر جان دی اور پھر انسان کا جون بولتی جسے ہندی
مین جنم کہتے ہین اور وہ دوبارہ خود بخود زندہ ہو
یہہ سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے یہان ایک بات پھر اعادہ
کرنی پڑی ای مسیحی مذہب کے امامون اتنا تو غور کرو
کہ کیا بروقت صلیب کے مسیح سے الوہیت جدا ہو گئی تھی
روح القدس اور خدا اوسوقت کہان تشریف فرما تھے
پھر کس لئے تین اقانیم ایک خدا کہتے ہو بجز کہنے مین کیا
قباحت ہے اول روح القدس خدا سوم مسیح جو ابن
انسان کا بیٹا یعنے مسیح کا جسم اور پنجم انسانی روح
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے باپ بیٹا روح القدس تین

عقیدہ کی موافق قدست اور جلال مین ایک ہے اور تینون
ازلی اور ابدی ہین مسیح کا جسم اور اُسکی وہ انسانی
روح ازلی اور ابدی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ پیدا ہوا اور
لڑکا کہایا چنانچہ لوقا کی انجیل ۱ باب ۸۰ - آیت اور
لڑکا بڑہتا اور روح القدس مین قوت پاتا گیا اور پہر
اسرائیل پر ظاہر کرنے کی دن تک جنگل مین رہا - پہر
لوقا ۲ باب ۴۰ آیت لڑکا بڑہتا اور پہر دیکھو لوقا
۲ باب ۴۳ - آیت اور جب اُن دنون کو پورا کرکے
پھرنے لگے لڑکا یسوع یروشلم مین رہگیا پر یوسف اور اُسکی
مانے نجانا - دیکھے مسیح لڑکا ہے اور روح القدس کی قوت
پانی کا محتاج تہا الغرض اس مسئلہ کے ماہیت اگر کوئی
پادری صاحب بی تعصب اور دانشمندانہ طور سے تحریر
کرے تو ہم نہایت اون کے شکر گذار ہون گے اور اگر
اوغین نے دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی الگ نہ کیا تو
واضح ہوگا کہ جن مسئلون کی دریافت کرنے مین ہم غوطے
کھاتے ہین اور اغن اہم ہین ویسا ہی اونکا حال ہے تو پہر
ایک نشدہ دشد کا معاملہ اپنا رنگ دکہلا گا - قصہ کوتاہ
اسوقت ناظرین اخبار کے ملاحظہ اقدس کے واسطے وہ
آیات انجیلی کہ جسے مسیح کی انسانیت کا ثبوت کامل ہے
لکہے جاتے ہین تاکہ ہم دیکہین کہ کون صاحب انکو تحریف
ومنسوخ مین داخل کرتا ہے اور انسے الوہیت کو کیونکر
ثابت کریگا - چنانچہ متی کی انجیل ۴ باب ۲ - آیت
اور یسوع نے اونسے کہا کہ لومڑیون کو ماندین اور
ہوا کے پرندون کو بسیرے ہین پر انسان کے بیٹے کو
جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے - پہر متی ۱۲ باب ۴۰
آیت اور یسوع نے قیصریہ فیلپی کے اطراف مین آکر اپنے
شاگردون سے یہ کہکے پوچہا کہ آدمی کیا کہتے ہین کہ
مین جو انسان کا بیٹا ہون کون ہون - پہر دیکہو یوحنا
کی انجیل ۱۲ باب ۲۳ - آیت اور یسوع نے اونہین جواب
دیا اور کہا وقت آیا کہ انسان کا بیٹا جلال پاوے -
یوحنا ۱۰ باب ۳۶ - آیت انسان ہوکر کفر بکتا ہے -
متی ۱۰ باب ۲۳ - آیت انسان کا بیٹا متی ۱۳ باب
۴۰ - آیت انسان کا بیٹا - متی ۱۳ باب ۴۱ - آیت
انسان کا بیٹا متی ۱۴ باب ۵ آیت بہیڑ یہی کا بیٹا
نہین متی ۷ باب ۹ - آیت انسان کا بیٹا متی ۲۴
باب ۳۰ - آیت انسان کا بیٹا متی ۲۴ باب ۴۴ - آیت
متی ۲۶ باب ۲۴ - آیت متی ۲۶ باب ۴۵ - آیت
انسان بیٹا پہر دیکہو انجیل مرقس ۲ باب ۱۰ - آیت انسان
بیٹا مرقس ۹ باب ۹ - آیت انسان ۱۳ - آیت تک
مرقس ۹ باب ۳۱ - آیت انسان مرقس ۱۰ باب ۴۳ -
آیت انسان مرقس ۱۴ باب ۴۱ - آیت مرقس ۱۴ باب
۲۶ - آیت اور اوسوقت انسان کے بیٹے کو بادلون
پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتہ آتے دیکہینگے - قولا
موجل ہزارہا آیت ایسے ہین کہ جنمین ایک ایک
مضمون دلچسپ تحریر ہوسکتا ہے بباعث طوالت کے
صرف حوالہ انجیل اور باب و آیت کا لکہنا ہون جسکا

بی جاہے کہو کر انجیل کو دیکھہ لو کہ وہ انسان کا بیٹا ہی
کہتا ہے - پھر دیکھو مرقس ۱۴ - باب ۲۱ - آیت انسان
کا بیٹا مرقس ۱۲ باب ۲۱ - آیت انسان کا بیٹا ایسا ہی
لوقا کی انجیل مین آیا ہے لوقا ۶ باب ۲۲ - آیت انسان
کا بیٹا لوقا ۷ باب ۳۴ - آیت انسان لوقا ۹ باب
۲۲ - آیت انسان لوقا ۹ باب ۲۶ - آیت انسان
لوقا ۹ باب ۴۴ - آیت انسان لوقا ۹ باب ۵۶
آیت انسان - ایک روز بباعث کم فرصتی کی متی کی
انجیل اور مرقس اور لوقا کو دیکھا تو اونمین سے یہ آیات
برآمد ہوئین اگر کوئی سراپا تمام اناجیل وغیرہم کو دیکھیگا
تو بہت سے آیات اونکو معلوم ہو جائینگے خیر مشت
نمونہ خروار سمجھنا چاہیے متوقع ہون کہ پادری صاحب
خود بخود نکال لینگے اور انکے مطلب سے ہمین مطلع
فرماوینگے - اور ایک آیت اور قابل غور ہے چنانچہ
لوقا ۱۰ باب ۱۰ - آیت اور جو کوئی انسان کے بیٹے
کے خلاف کوئی بات کہے تا اوسکو معاف کیا جائیگا پر جو
روح القدس کے خلاف کفر بکے اوسکو معاف نکیا جائیگا
دیکھیے اس آیت کے مضمون سے صاف آشکارا ہوتا ہی
کہ انسان کے بیٹے اور روح القدس کے نسبت کفر بکنے کا
قصور کبھی معاف نہین ہوگا آیا وہ جو الوہیت اور انسانیت
وغیرہ کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہین اور بندہ اور خدا
مین کچھ امتیاز نہین کرتے اونکا کیا حال ہوگا - اب
فقیر میرزا موحد جالندہری دعا پر اس مضمون کو اختتام

کرتا ہے اور خدا تعالی اور اوسکے رسول پاک سرور کائنات
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت کا طالب
ہے کہ وہ لوگ جو دین اسلام سے منحرف ہو گئے ہین خدا
اون کو ہدایت بخشے تا کہ وہ دوزخ کے عذاب سے
بچین اور نجات ابدی کے وارث ہون آمین فقط -

بقیۂ کلمۃ الحق

پر نہ ہرگز بندا اوس کو کر سکے
کر کے کوشش سب کے سب تھک رہی

یوحنا ۷ باب ۶ میرا وقت ہنوز نہین آیا اور یوحنا ۷ باب
۸ میرا وقت ہنوز پورا نہین ہوا - متی ۱۱ باب ۲۸ - ای تم
لوگو جو تھکی اور بڑے بوجھ سے دبے ہو -

حضرتِ احمد شہِ عالی جناب

یون لگے فرمانے با چشم پر آب

متی ۲۱ باب ۳۷ - آخر اوسنے اپنی بیٹے کو اون پاس بھیجا

ہای یہہ منصور کے سر کا ہی بھید

گر وہ سر دیوے تو بند ہو جاوی حبید

متی ۱۶ باب ۲۱ پر نوشتون کی بات کہ یون ہی ہونا ضرور
ہے تب کیونکر پوری ہوگی اور لوقا ۲۴ باب ۲۵ و ۲۶ و ۴۶
اور اوسنے کہا کہ یون لکھا ہے اور یون ہی ضرور تھا -
یوحنا ۱۱ باب ۵۰ واہ یہہ بہتر ہے کہ ایک آدمی قوم کے بدلی
مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو -

سنتے ہی منصور نے کی یہ صدا

راہ احمد مین میرے شوا سر فدا

منشور محمدی نمبر ۳

متی ۲۶ باب ۳۹ اور کچھ آگے بڑھکر منہ کے بل گرا - الخ
متی ۲۶ - باب ۴۲ پھر اوسنے دوبارہ دعا مانگی کہ ای میرے
باپ اگر میرے پیئے کے بغیر یہہ پیالہ مجھسے نہین گذر سکتا تو تیری
مرضی ہو اور متی ۱۳ باب ۴۶ - باقی آیندہ -

جواب شمس الاخبار نمبر ۱۰

شمس الاخبار خدا کی محبت **منشور محمدی** محبت جسکا
معنی طبیعت کا جھکاؤ اور صفت انفعالی ہے - ربّ العزت
تعالےٰ شانہ اُس سے منزہ ہے پھر خدا کی محبت کا معنی اہل حق
کے نزدیک بندے کی اطاعت کی جزا دینی ہے عیسائی
اس اعتقاد سے بہت دور ہین کیونکہ انکے یہان بندگی
خدائی ہے خدائی کہان ہے تا جزا دینے والا ایک ہووے
بلکہ خدا کی محبت جگہہ عیسیٰ کی محبت **شمس الاخبار** خدا نے
انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا اور اس سبب سے اسکا
مرتبہ اور اختیار حیوانات پر ظاہر ہے **منشور محمدی**
اس جگہہ انسان شریف ہونے کے سبب سے اوسکا اختیار
دوسرے حیوانات پر ہے کرکے بیان کیا گیا اُسکا شرف
کیا ہے سو بیان نہ کیا گیا ہم کہتے ہین اُسکا شرف نطق
ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ بنطق
آدمی بہتر است از دواب ؛ دواب را تو بر گرنگوئی صواب
وہ صواب کیا ہی توحید ہے التوحید اساس الحسنات
و رأس العبادات پھر جسمین تشریک و تثلیث ہے وہ
اشرف المخلوقات کہان ہے بلکہ اولئک کالانعام

بمرتبہ ۳ ماہ مراج بریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عمر کے چھپا

بل ھم اضل کا مصداق ہے **شمس الاخبار** نمبر ۱۰
اگرچہ انسان کل مخلوقات کا افسر اور خصوصاً حیوانات
کا سردار اور مالک ہے تاہم اسکی اور سب باقی موجودات
کی ذات مین ایسا فرق پایا جاتا ہے کہ حاکم و محکوم اور
آقا اور غلام مین نہین پایا جاتا چنانچہ پادشاہ کتنا
ہی عظیم الشان ہو ممکن ہے کہ وہ اپنی حکومت سے
خارج کیا جاوے اور کوئی رعیت یا غلام اسکی جگہہ پر
سرفرازی پائے لیکن انسان کا ایسا درجہ ہے کہ کل
موجودات مین لاشریک رہتا ہے کوئی از قسم جمادات
یا نباتات یا حیوانات اس کی جگہہ پر قایم نہین ہوسکتا
منشور محمدی اوپر کی عبارت مین کون سی بات
کا تو ہم ناشی ہوا تھا جو لاکن کے کلمے سے استدراک کیا گیا
اور اگرچہ کا لفظ اور تاہم کا لفظ لانا کون سے مطلب کا مفید
ہوا حاصل اوسکا یہ ہے کہ محکوم حاکم کا حاکم ہوتا اور غلام
آقا کا آقا ہوتا لیکن انسان حیوان نہین ہوتا ہم کہتے
ہین جو انسان توحید کو چھوڑتا اور تشریک و تثلیث کو
اختیار کرتا مذکور باتین تو کہ ہر بہ ترازاول مخلوقات
ہوتا پھر اسکو لاشریکی کہان کی جماد و نبات و بعض
حیوانات تو پاک ہین اور ایک رتبہ رکھتے ہین بادشاہ
عظیم الشان کا اپنی حکومت سے نکل جانا اور اسکی جگہہ کسی
رعیت آکے لینا بی سبب ہوتا ہے جس طرح انسان بھی اپنے
سے نکلجانیکے واسطے بہت سے اسباب ہین پھر انسان